بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلہ ۹۷

ہدایت و تبلیغ کی اہمیت

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

ضبط و ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی صاحب

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی یہ تقریر آج سے تقریباً ۲۲ سال قبل کی ہے جو انہوں نے برما کے دارالحکومت رنگون میں وہاں کی سب سے مشہور سورتی سنی مسجد میں فرمائی تھی، یہ وہ دور تھا جب برما میں جمہوری حکومت قائم تھی، لوگوں کے پاس دولت کی ریل پیل تھی لوگ آسودہ زندگی گزار رہے تھے، وہ بھول گئے تھے کہ یہاں بھی ایسا انقلاب برپا ہو سکتا ہے کہ "جو مالدار تھے اور دوسروں کو غریب" چاہیئے تو یہ تھا کہ جو مسلمان وہاں بستے تھے وہ غیروں میں اسلام کی دعوت دیتے، دعوت و تبلیغ میں کوشاں رہتے، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا، بالآخر وہاں فوجی انقلاب ۱۹۶۲ء میں برپا ہوا۔ اور یہ انقلاب مال و

www.abulhasanalinadwi.org

دولت سب کچھ بہا لے گیا اور پھر ایسی کایا پلٹی کہ زکوٰۃ دینے والے زکوٰۃ کے مستحق ہوگئے۔ آج سے تیس سال قبل برما کے مسلمان تاجروں کی فیاضی بڑی مشہور تھی، بھارت میں بڑے بڑے دینی مدرسے خصوصاً دارالعلوم دیوبند اور پاکستان کے دینی اداروں میں برما کے مسلمانوں کا بہت چندہ جاتا ہے

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ نے اپنی تقریر میں وہاں کے مسلمانوں کو جھنجھوڑا اور ان کی اصل ڈیوٹی کی طرف متوجہ فرمایا۔ ان کی تقریر کے تھوڑے ہی دنوں بعد وہاں فوجی انقلاب آیا، جس سے وہاں کے مسلمان آج تک سنبھل نہیں سکے۔ تقریر کا ایک ایک لفظ پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے سبق آموز ہے۔

اس تقریر میں میں بھی موجود تھا، عرصہ سے مجھے ٹیپ کی تلاش تھی، لیکن مل نہ سکی، اللہ بھلا کرے مولانا منور حسین سورتی امام مسجد بالہم لندن کا، انہوں نے مذکورہ کیسٹ فراہم کیا۔

(عبدالرحمن یعقوب باوا)

خطبہ مسنونہ کے بعد یہ آیت پڑھی۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ

میرے بزرگو، بھائیو اور دوستو!

آپ کو معلوم ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو

www.abulhasanalinadwi.org

سارے عالم میں اندھیرا چھیلا ہوا تھا۔ ملک کے ملک براعظم کے براعظم اللہ کی یاد سے، توحید کے نور سے، علم کی روشنی سے اور اخلاقِ حسنہ کی برکتوں سے محروم تھے۔ اللہ تعالیٰ سے بہتر اس زمانے کی تصویر کون کھینچ سکتا ہے۔ وہ فرماتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

لوگوں کے برے اعمال کی وجہ سے خشکی اور تری میں، زمین پر سمندر اور اس کے جزیروں میں عالمگیر فساد جس سے دنیا کا کوئی گوشہ خالی نہ تھا۔ پھیلا ہوا اور چھایا ہوا تھا۔ اس وقت حالت یہ تھی جیسے اپنے زمانے کے ایک بہت بڑے مسلمان عالم نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص چراغ لے کر نکلتا تو ملک کے ملک خدا کی یاد سے خالی تھے، اگر کوئی شخص کسی بہت بڑے ملک یا براعظم میں کسی ایسے آدمی کو تلاش کرتا جس کے دل میں خدا کی سچی معرفت اور محبت ہے اور خدا کو صحیح طور پر یاد کرتا ہے اور اس کو موت کا خیال ہے اور دوسری زندگی کا کچھ دھیان ہے۔ تو پورے پورے براعظم میں ایک آدمی بھی بعض اوقات ایسا نہ ملتا۔ لوگوں کے دل تاریک ہو چکے تھے، خدا کی صحیح پہچان، خدا کا صحیح علم، دنیا سے تقریباً نایاب ہو گیا تھا۔ ہر جگہ گناہوں کی سرکشی کا، غفلت کا، عیش و عشرت کا دور دورہ تھا۔ ساری زمین پر بتوں کی پرستش ہو رہی تھی آگ پج رہی تھی۔ بت پج رہے۔ درخت پج رہے تھے سورج اور چاند پج رہے تھے۔ اور اللہ

تعالیٰ کی خاص عبادت کرنے والا بالکل عنقا تھا۔ ظلم کا عام دنیا میں دور دورہ تھا۔ کسی کو سوائے اپنا پیٹ بھر لینے کے اور اپنا مطلب نکال لینے کے اور اپنے نفس کی خواہش پوری کرنے کے کوئی فکر اور کوئی دھندا نہ تھا۔ انسانیت کا درخت جس کو بڑے انتظام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے لگایا تھا۔ اور اس کو پروان چڑھایا تھا۔ وہ پامال ہو رہا تھا گویا جانور اس کو چر رہے تھے۔ ہر طرف سے اس پر حملہ تھا۔ انسانیت ذلیل کی جارہی تھی۔ اور اتنی لمبی چوڑی دنیا میں انسانیت کا درد رکھنے والے بالکل ناپید تھے۔ ایسا آدمی ایک اکیلا آدمی جس کے دل میں کچھ انسانیت کا درد پیدا ہوتا۔ بے چینی پیدا ہوتی اور اس کی راتوں کی نیند حرام ہو جاتی اور اس کا کسی کام میں جی نہ لگتا وہ موجود نہ تھا۔ سب کو اپنی اپنی پڑی تھی۔ نفسا نفسی کا عالم تھا۔ بادشاہ، وزیر، امیر، عالم، شاعر، ادیب، مصنف سوچنے والے اور یہاں تک کہ اللہ کو پہچاننے والے تھوڑا بہت اللہ کو یاد کرنے والے بلکہ بہت کچھ اللہ کو یاد کرنے والے وہ بھی انسانیت کی طرف سے بے فکر تھے۔ اگر کسی کا کوئی جھونپڑا بھی ٹوٹتا اور کسی کے ایک پیسے کا نقصان ہوتا۔ تو آدمی اس کو برداشت نہیں کرتا تھا۔ لیکن انسانیت کی تذلیل اور اس کی بربادی سب دیکھ رہے تھے۔ اور یہاں تک کہ ایک آنے اور ایک روپے کی جتنی قدر ہوتی ہے اتنی بھی انسانیت کی قدر کسی کے دل میں نہیں تھی۔ کوئی شخص اس خطرناک زندگی سے پریشان نہیں تھا۔ سب اپنے اپنے عیش میں مست اور اپنے اپنے حال میں مگن تھے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اگر کوئی بہت ناراض ہوتا اور اس کو ایسی حالت بڑی معلوم ہوتی تو روٹھ کر خود ہی چلا جاتا، کہیں کسی غار میں کہیں کسی پہاڑ کی چوٹی پر جا کر اپنا ٹھکانہ بنالیتا اور کہتا کہ ہم ایسی پاپی دنیا میں نہیں رہیں گے۔ دنیا بڑی پاپی، ملچھ اور گندی ہوگئی ہے۔ یہ دُنیا رہنے کے قابل نہیں ہے ہم اس زندگی سے بھاگ جاتے ہیں۔ اور کہیں اور جگہ اپنا بسیرا کر لیتے ہیں ایسے گنہگار شہروں میں ایسے ایسے گناہوں میں آلودہ زندگیوں میں رہنا ہم برداشت نہیں کرسکتے لیکن اس کا بھی کیا نتیجہ تھا جو روٹھنے کا خود روٹھنے کا

اس کی مثال تو ایسی ہے کہ کوئی کشتی دریا میں چل رہی ہے اور غلط راستے پر چل رہی ہو۔ آگے طوفان ہو اور صاف نظر آرہا ہو کہ اب کشتی طوفان کی نذر ہوجائے گی اور ڈوب جائے گی اور کشتی والے بالکل غافل ہوں، ایک دوسرے سے چھوٹی چھوٹی بات پر جھگڑ رہے ہوں آستینیں چڑھاتے ہوئے ایک دوسرے کے گریبان پر ہاتھ ڈالے ہوئے کچھ مسافر خرمستی اور خوب دھینگا مشتی کر رہے ہوں کچھ لوگ کشتی میں بیٹھے ہوئے تاش کھیل رہے ہوں اور کچھ لوگ کشتی پر بیٹھے گانا گا رہے ہوں بجا رہے ہوں اور کشتی ہر منٹ پر خطرے کے قریب ہورہی ہو اور جو منٹ بھی گزرتا ہو اور گھڑی بھی گزرتی ہو یہ صاف نظر آرہا ہو کہ اب یہ کشتی ڈوبے گی بچتی نظر نہیں آتی تو کوئی خدا کا بندہ جو اس کشتی پر بیٹھا ہو سب کچھ دیکھ رہا ہو اور خطرے کو محسوس کر رہا ہو تو کشتی جس رُخ پر جارہی ہو اس سے مُنہ موڑ کر بیٹھ جائے کہ دوسری

طرف منہ کر کے بیٹھ جائے، وہ آنکھوں پر پٹی باندھ لے اور کہے کہ میں نہیں دیکھتا اور مجھ سے کشتی کے مسافروں کی یہ بدتمیزی نہیں دیکھی جاتی اور مجھ سے کشتی کا یہ انجام نہیں دیکھا جاتا میں تو منہ اُدھر کر لیتا ہوں کشتی مشرق کی طرف جا رہی ہو اور اسی طرف طوفان ہو اور وہ آدمی جائے مشرق کے مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے اور آنکھ بھی بند کر لے اور سمجھے کہ میں نہیں ڈوبوں گا۔ اس سے کیا ہوتا ہے کشتی جو ڈوبنے والی ہے وہ تو ڈوبے گی ساتھ یہ بھی ڈوبے گا۔ ایسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دی کہ اگر بُرائی سے نہ روکو گے اور نیکی کا حکم نہ دو گے۔ تو تمہاری مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک کشتی کے درجے ہوں، نچلا، درمیانہ اور فرسٹ کلاس اس کشتی میں کتنی منزلیں ہوں اور سب مسافر ہوں اور اتفاق سے پانی کا انتظام اوپر کی منزل پر ہو۔ فرسٹ کلاس والوں کا یوں بھی زیادہ خیال کیا جاتا ہے۔ نیچے والے مسافر اوپر آتے ہیں وہاں سے پانی لاتے ہیں۔ جب پانی لاتے ہیں تو اس کا قاعدہ ہے کہ وہ کچھ ٹپکتا ہے۔ گرتا ہے۔ پانی ایسی قابو کی چیز نہیں ہے۔ کتنا ہی آپ احتیاط کیجئے پانی ٹپک پڑتا ہے کسی کا کپڑا بھیگ گیا کوئی آدمی بھیگ گیا۔ تو وہاں سے جب پانی بھرنے جاتے ہیں تو رستے میں پانی گرتا ہے اوپر والوں نے ایک آدھ مرتبہ برداشت کیا پھر نیچے والوں پر ناراض ہونے لگے اور کہنے لگے کہ یہ بڑی مصیبت ہے۔ روز روز کی مصیبت ہے کہ پانی لینے آجاتے ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

ضرورت آپ کو پانی کی ہے پریشان ہم ہوتے ہیں۔ اب ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ خبردار اوپر پانی لینے کے لیے مت آنا ہم پانی دینے کے روادار نہیں ہیں۔ ہم اب ایک قطرہ پانی کسی کو نہیں دیں گے جبکہ پانی سے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا، پانی کے بغیر زندگی نہیں اور پانی یہ دیتے نہیں اور کہتے ہیں کہ اوپر تم چڑھو نہیں تو نچلی کلاس والوں نے سوچا نیچے پیندے میں ہم ایک سوراخ کر لیتے ہیں اور وہاں سے ڈول ڈال کر اپنا پانی بھر لیا کریں گے پانی کے بغیر ہم جی نہیں سکتے اب ہم پانی کا یہیں انتظام کر لیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کو سمجھ دی اور اُن کو ہوش آیا تو اوپر والے ان لوگوں کا ہاتھ پکڑ لیں گے ان کو سوراخ نہیں کرنے دیں گے بلکہ اُن کی خوشامد کر لیں گے اور کہیں گے کہ بھائی تم شوق سے اوپر آؤ اور پانی لو ہم تمہیں نہیں روکتے مگر خدا کے لیے تم نیچے سوراخ نہ کرو اس لیے کہ اگر تم نے نیچے سوراخ کر لیا اور پانی کشتی میں بھرنے لگا تو ساری کشتی ڈوب جائے گی اور اوپر نیچے والے میں سے کوئی نہیں بچے گا دریا کسی کی رعایت نہیں کرے گا کشتی ڈوبے گی تو سب ڈوبیں گے اوپر کے بھی ڈوبیں گے اور نیچے کے بھی ڈوبیں گے

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمام دُنیا میں فساد پھیلا ہوا تھا اگر کوئی خدا کا نیک بندہ بہت زیادہ اس پر بے چین اور

www.abulhasanalinadwi.org

پریشان ہوتا تو وہ زیادہ سے زیادہ یہ کرتا تھا کہ روٹھ کر ناراض ہو کر وہاں سے چلا جاتا اس پاپی اور آلودہ زندگی سے نکل کر پہاڑ کی چوٹی پر کہیں کسی غار کے اندر اپنا ٹھکانا بناتا اور کہتا ہمیں ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے یہ مریں یا تباہ ہوں ہم ان سے دُور بھاگتے ہیں اتنی بڑی اللہ کی دُنیا اتنی بڑی زمین اور وہاں جو یہ صورت تھی یہ فساد تھا اس سے لڑنے کے لیے اس کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کا دھارا بدلنے کے لیے اس زندگی کا رُخ صحیح کرنے کے لیے اور اپنی جان کی بازی لگانے کے لیے کوئی تیار نہ تھا۔ بڑے بڑے نامی گرامی ملک تھے۔ ایران ہندوستان کا ملک تھا اور ساری مہذب دُنیا پڑی ہوئی تھی۔ ان میں تعلیم یافتہ لوگ بھی تھے۔ ایران بڑا تعلیم یافتہ بڑا مہذب تھا یہاں کا طبقہ بہت اونچا تھا۔ روم بڑا مہذب تھا۔ ہندوستان بڑا تعلیم یافتہ مہذب تھا یہاں کا طبقہ بہت اونچا تھا۔ یہاں علم ریاضی بہت ترقی کر گیا تھا۔ یہاں عقل اور دانائی کے کام کی باتیں بہت تھیں۔ مگر زمانے کے بگاڑ کے خلاف لڑنے کے لیے، اس کی کلائی موڑنے کے لیے اور اس کا رُخ صحیح کرنے کے لیے کوئی میدان میں آنے کو تیار نہ تھا۔ بادشاہوں کو اپنے عیش سے فرصت نہ تھی وزیروں کو ملک لوٹنے اور اپنے گھر بھرنے سے فرصت نہ تھی۔ لشکروں کو انسانوں کو قتل کرنے اور قوموں کو پاؤں کے نیچے روندنے، ملکوں کو اجاڑنے اور تاراج کرنے سے فرصت نہیں تھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

عالموں، شاعروں کو بادشاہوں کو خوش کرنے سے اور ان کی خوشامد کرنے سے فرصت نہیں تھی۔ مصنفوں کو کتابیں لکھنے اپنے نام زندہ رکھنے کی کوشش کرنے اپنی علمی باتوں کا لطف لینے اور اس میں مست رہنے سے فرصت نہیں تھی۔ صوفیوں کو خدا کے نیک بندوں کو جو کہیں دو چار خال خال پائے جاتے تھے۔ اُن کو اللہ کے نام میں جو مزہ آیا اور لذت آئی انہیں اس مزے اور لطف سے فرصت نہیں تھی اب بتلاؤ کہ دُنیا میں اس بگاڑ کے خلاف کون لڑتا اور کون انسانیت کی خبر لیتا اور کون زندگی کے چول صحیح جگہ پر بٹھاتا۔ اس کے لیے کوئی نہیں تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے ملک میں تشریف لائے جو ملک علم اور تہذیب میں بہت پیچھے تھا روم اور ایران سے تو گنا کیا ہی نہیں تھا ان سے سینکڑوں برس پیچھے تھا جہاں تک تعلیم اور پڑھنے لکھنے کا تعلق تھا تو اس میں پڑھے لکھے آدمی اتنے کم تھے کہ ساری قوم کو اللہ تعالیٰ نے خود عربی زبان میں یعنی اِس ملک کی زبان میں کہا کہ یہ اَن پڑھ ہیں هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا جس نے کہ اَن پڑھوں میں پیغمبر بھیجا تو " اَن پڑھ " اور " ناخواندہ " یہ ان کا قومی لقب تھا۔ مالی حیثیت سے فقیر اور مفلس تھے گوہ کا شکار کر کے کھا جایا کرتے تھے۔ کیڑے مکوڑے کہیں کہیں کھا جایا کرتے تھے اور اگر دوپہر کو کھانا مل گیا تو رات کی خبر نہیں اور رات کو مل گیا تو دوپہر کی خبر نہیں۔ جانوروں کو چراتے تھے اونٹ کے گوشت، زیادہ تر اونٹ کے دودھ پر اُن کا گزارہ ہوتا تھا

www.abulhasanalinadwi.org

اونٹ کے بالوں سے وہ اپنے کمبل اور خیمے بنا لیتے تھے اور ان میں
رہتے تھے جہاں سبزہ گھاس ہوتا وہاں جاکر خیمے یا جھونپڑے ڈال
دیتے تھے یا یوں ہی پڑ جاتے تھے جو مل جاتا تھا وہ کھا پی لیتے تھے
اس کے بعد جب رات ختم ہوئی وہاں سے اُٹھے اور خیمہ بدوش قوموں
کی طرح دوسری جگہ جا پڑے وہاں سے دانہ پانی ختم ہوا تو اور کوئی جگہ
تلاش کر کے چلے گئے اور ان کی مفلسی اور غریبی کا یہ حال تھا کہ قافلوں
کو لوٹنا ان کا ذریعہ معاش تھا اور اس ظلم کو دیکھئے کہ بے چارے قافلے
جن میں عورتیں بچے اور ضعیف ہوتے تھے حج کرنے یا تجارت
کرنے کے لیے شام یا یمن جا رہے ہوتے بس کسی قبیلے نے ان پر حملہ
کیا اور سارا کچھ لوٹ لیا دو چار مہینے مزے اُڑائے موجیں کیں اور اس
کے بعد کسی اور قافلے کو تاکا اور لوٹا اس سے اپنا مطلب نکالا۔ یہ اُن
کی حالت تھی۔ اخلاق کا یہ حال تھا کہ اُن کا کوئی اخلاق نہ تھا۔ لڑکیوں کو زندہ
درگور (زمین میں دفن) کر دیا کرتے تھے۔ شراب کے ایسے رسیا تھے
اور ان کو ایسی دھت تھی کہ اُن کی زبان میں شراب کے لیے سینکڑوں
نہیں ہزاروں نام تھے۔ اور شراب اتنی عام تھی کہ شراب بیچنے والوں
کو تاجر کہا کرتے تھے۔ تاجر کے معنی قدیم عربی میں شراب بیچنے والے
کے ہیں۔ شراب کی تجارت ہی اصل تجارت تھی۔ اگرچہ کوئی چیز عام طور
پر بکتی تھی تو وہ شراب تھی۔ زناکاری اور بدکاری کا ایسا رواج تھا کہ
گھروں پر جھنڈے لگائے جاتے تھے کہ جگہ اڈا ہے۔ یہاں آدمی آئے

www.abulhasanalinadwi.org

اور منہ کالا کرے ان کے اندر نکاح کے علاوہ بھی اولاد پیدا کرنے کے کئی طریقے رائج تھے کہ میں اس وقت خدا کے گھر میں ان کو بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن مجید نے اس دور کی تصویر کھینچ دی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اس زمانے کا نام ہی جاہلیت رکھا گیا ہے، یعنی تاریک زمانہ، بے خبری وحشت و جہالت کا زمانہ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ اس نے دنیا تماشا دکھانے کے لیے پیدا نہیں کی اس نے اپنی عبادت کے لیے اور منشا کے مطابق چلنے کے لیے بنائی ہے وہ صاف صاف فرماتا ہے۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ ، یعنی جس نے موت اور زندگی پیدا کی تاکہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے اچھا عمل کرنے والا کون ہے وہ فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ، میں نے جن اور انسان کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں اور میرے منشاء پر چلیں اور میرے حکم کے مطابق زندگی بسر کریں اور فرماتا ہے۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ، کیا تم نے سمجھ لیا ہے کہ ہم نے تم کو فضول پیدا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نظر سے دنیا کبھی بھی اوجھل نہیں ہے اس نے زمین کے نقشے پر نظر ڈالی تو اس کو دنیا کا یہ نقشہ بہت ناپسند آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے دنیا پر نظر ڈالی تو کیا عربی اور کیا عجمی سب سے اس کو نفرت ہوئی اس نے

www.abulhasanalinadwi.org

کہا کہ یہ کیا دُنیا ہے جو میں نے بنائی ہے۔ دنیا والوں کو بنایا کس کام کے لیے لیکن یہ کچھ اور کام کرنے لگ گئے اب اُس کی غیرت جوش میں آئی اس نے دنیا کی اصلاح اور ہدایت کا ارادہ فرمایا تو اس نے ملک عرب میں پیغمبر بھیجا۔ وہ پیغمبر ایسا ہو جس کے ساتھ روح القدس کی طاقت اور آسمانی لشکر ہو۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو پیغمبر کے ذریعے ہدایت دیتا ہے مگر دُنیا کی ہدایت کے لیے پیغمبر کے کام کو لے کر چلنے والے آدمی بھی چاہییں۔

اب دُنیا کی ہدایت کے لیے اس کی حالت بدلنے کے لیے دُنیا میں انقلاب لانے کے لیے اس کا رُخ شر سے خیر کی طرف لانے کے لیے کون اُٹھتا ہے۔ یہ تھا سوال؛ اس کی ہلاکت و بربادی سے ترقی اور امن و سلامتی کی طرف رُخ موڑنے کے لیے کون سی جماعت کونسی قوم اور کون سا ملک سامنے آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ایرانی بھی تھے، ہندوستانی بھی تھے، یونانی بھی تھے رومی بھی تھے اور ساری دنیا پڑی ہوئی تھی۔ مگر اپنی جان جوکھم کے لیے اپنے مال اور اولاد کی بازی لگانے کے لیے دنیا کی کوئی تیار نہ تھی کام بہت مشکل تھا۔

میرے دوستو اور بزرگو! اس زمانے میں دُنیا کے نقشے پر نظر ڈالو اس وقت دنیا میں بگاڑ اس حد تک آخری درجہ پہنچ گیا تھا۔ اس کی جڑیں اتنی گہری، انسانیت کے جسم، انسانیت کے دماغ اور اس

سے دل کے اندر اس طرح پیوست ہو رہی تھی کہ اس بگاڑ کو دُور کرنے کے لیے معمولی کوششیں کافی نہ تھیں۔ آرام، آرام سے چلنا، تھوڑا تھوڑا وقت لگانا اپنی مصلحتوں اور فائدے کو بچا کر اپنی اولاد اپنے گھر بار کو دیکھنا اور دیکھ کر کے احتیاط سے کام کرنا اس سے انسانیت کی یہ گاڑی دلدل میں پھنس گئی تھی۔ یہ نکلنے والی نہیں تھی۔ جب بگاڑ انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ جب بیماری انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو معمولی کوشش اور معمولی دوا کام نہیں کرتی، اس وقت تو جان کی بازی لگا کر جان پر کھیل جانے کی ضرورت ہوتی ہے فرض کرو تمہارے شہر میں سیلاب آگیا ہے (خدا تمہارے شہر کو محفوظ رکھے) یہ آپ کا رنگون دریا ہے یہ بڑھا اس کا پانی شہر رنگون اور اس کے محلوں میں پھیل گیا یہاں کی عمارتیں ڈوبنے لگیں آدمی ڈوبنے لگے تو اب اس سے کام نہیں چلے گا کہ چھوٹی چھوٹی کشتیاں لاؤ اور اطمینان کے ساتھ لوگوں کو نکالو، لوگ اپنے سب کام کرتے رہیں کارخانے والے کارخانے میں جاتے رہیں، مدرسے والے مدرسے میں پڑھتے پڑھاتے رہیں، سینما کے تماشے بھی ہوتے رہیں۔ لوگ رات بھر میٹھی نیند سوتے رہیں، کھانے کے اوقات میں بھی کوئی فرق واقع نہ ہو، انسان کی زندگی کا جو ڈھانچہ ہے وہ بالکل اسی طرح سے برقرار رہے تو سیلاب کا مقابلہ اس طرح سے نہیں ہو سکتا۔ اگر مثلاً خدانخواستہ کسی گاؤں میں آگ لگ گئی ہو اور

www.abulhasanalinadwi.org

تیزی سے پھیل رہی ہو تو آرام آرام سے اس کو بجھانا، چھوٹی چھوٹی شیشیاں اور چھوٹے چھوٹے پیالے لے کر ان میں پانی ڈالنے کے لیے احتیاط سے نل کھولنا اور پھر آگ پر پانی آرام آرام سے ڈالنا اس سے کام نہیں چلے گا۔ جب آگ سارے گاؤں کو جلا کر خاکستر بنانے کے لیے تیار ہو۔ اور ایسا نظر آرہا ہو کہ اب چند گھنٹوں میں یہ گاؤں جل کر خاکستر ہو جائے گا اور مویشی آدمی مال اور جان سب کے سب ختم اور جل کر راکھ ہو جائیں گے تو اس وقت کھانا کھانے والے کھانا چھوڑ دیتے ہیں۔ اس وقت کھیتی کرنے والے کھیت چھوڑ کر چلے آتے ہیں۔ اس وقت دکانوں پر بیٹھنے والے دکانوں کو کھلا چھوڑ کر آگ بجھانے کے لیے کود پڑتے ہیں۔ اس وقت جو ماں اپنے بچوں کو دودھ پلا رہی ہوتی ہے وہ بچوں کو پٹخ دیتی ہے اور دیوانوں کی طرح دوڑ پڑتی ہے۔ اس وقت بیمار اپنی بیماری کو نہیں دیکھتا اپنے بستر سے کود کر کے دوڑ آتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ آگ ہمارے گھروں تک پہنچ گئی تو اس چارپائی پر پڑا پڑا جل کر خاک ہو جاؤں گا۔

اُس وقت کا سب سے بڑا قانون، اُس وقت کا سب سے بڑا اخلاق اور اس وقت کا سب سے بڑا فریضہ یہ ہوتا ہے کہ سارے کام بند کرو اور اس آگ کو بجھاؤ اگر یہ آگ تھوڑی دیر اور رہ گئی تو نہ کتب خانے باقی رہیں گے نہ مدرسے باقی رہیں گے نہ خانقاہیں باقی رہیں گی نہ ہی مسجدیں باقی رہیں گی۔

www.abulhasanalinadwi.org

دوستو! اُس وقت دُنیا میں بڑے بڑے تاجر تھے۔ بڑے پڑھے لکھے تھے۔ بڑے مہذب تھے۔ بڑا علم اُن کے پاس تھا۔ بڑی اُونچی اُونچی دکانیں تھیں۔ اُن کے بڑے ترقی یافتہ کاروبار تھے۔ تمام دُنیا میں اُن کی تجارت پھیلی ہوئی تھی۔ اُن کو کام کرنے کا بڑا سلیقہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ایسی قابلیت دی تھی کہ ہزاروں میل کے رقبے اور ہزاروں میل کی لمبی چوڑی سلطنتوں کا وہ انتظام کر رہے تھے وہ اگر اُس حالت میں دنیا کی حالت بدلنے کے لیے کُود پڑتے تو بہت کام کر سکتے تھے مگر وہ اس کے لیے تیار نہ تھے۔ اُن کو اُن کی طرزِ زندگی نے ایسا جکڑ رکھا تھا اور ایسا غلام بنا رکھا تھا کہ وہ گویا اپنے ہی پنجرے میں گرفتار تھے جیسے چڑیا اپنے پنجرے میں گرفتار ہوتی ہے اسی طرح وہ اپنے بنائے ہوئے پنجرے میں اپنے عیش اور تمدن کے پنجرے میں چڑیوں کی طرح بند تھے وہ اندر دبے ہوئے تھے مگر باہر نکلنے کے لیے کوئی تیار نہ تھا

اُس وقت اللہ تبارک وتعالےٰ نے عرب کی اس نیم وحشی قوم کو جس کے پاس اخلاق کی کمی تھی جس کے پاس تمدن کی کمی تھی جس کے پاس دولت کی کمی تھی جس کے پاس تنظیم کی کمی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسولؐ کی برکت سے اُن کے بہت سے آدمیوں کے دل میں ڈالا کہ یہ وقت ہے نہ اولاد کو دیکھنا چاہیئے نہ گھر بار کو نہ جائیداد کو دیکھنا چاہیئے اور نہ کاروبار کو۔ نہ اپنی ذاتی ترقی کو نہ آرام کو اس وقت انسانیت صدیوں سے پامال اور اُجڑ رہی تھی۔ صدیوں سے اس کو لوٹا جا رہا ہے

www.abulhasanalinadwi.org

پر ظلم کیا جاتا رہا اس وقت دنیا سے ہدایت بالکل گم ہو چکی تھی۔ دلوں اور دماغ کی روشنی بالکل بجھ چکی تھی بہت بڑی بڑی شمعیں جلائی جاتی تھیں۔ بڑی بڑی روشنی گھروں میں کی جاتی تھی۔ مگر دل بالکل تاریک تھا۔ انسان انسان کو کھاتے چلا جاتا تھا۔ جیسے بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا جاتی ہے اور طاقت ور کمزور کو ہضم کر لیتا ہے بادشاہ تمام دنیا کو لوٹ رہے تھے اور بے چارے غریب کسانوں اور کاشتکاروں کا طبقہ اپنی قسمت پر بیٹھا رو رہا تھا اُن کو نانِ جویں بھی حاصل نہ تھی جب کہ بادشاہ اور اُن کے گھوڑے دودھ میں گویا نہا بلکہ غوطے لگا رہے تھے۔ اور انسان جو اشرف المخلوقات ہے دلنے دانے کو ترس رہا تھا اس کے علاوہ یہ پوری کی پوری نسل اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے محروم دُنیا سے چلی جا رہی تھی اور یہ عاقبت سے بالکل بے خبر تھی اور یہ کہ ان لوگوں کی مٹی بالکل خراب تھی۔ اُن کو معلوم نہ تھا کہ مرنے کے بعد کیا حال ہوگا۔ انہوں نے مالک کو پہچانا نہ اس کا نام کبھی اپنی زبان سے لیا۔ اس حالت میں اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرامؓ کو فکر دی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں ہاتھ دے دیا اور کہا کہ ہم حاضر ہیں ہم سے کام لیجئے ہمیں بالکل عذر نہیں ہے اور ہم مڑ کر اپنے گھروں کو نہیں دیکھیں گے اپنی اولاد کو نہیں دیکھیں گے اپنے عیش و آرام کو نہیں دیکھیں گے۔ اُن میں جو امیر تھے اپنی امارت چھوڑ کر اور جو غریب تھے اپنا جھونپڑا چھوڑ کر اور جو چھوٹے

www.abulhasanalinadwi.org

دکاندار تھے اپنی دکانیں چھوڑ کر جو بڑے کارخانہ دار تھے وہ اپنے کارخانے چھوڑ کر اور جو بڑے اعلیٰ درجے کے لباس پہنتے تھے اپنے لباس سے بے پرواہ ہوکر ہر طبقے کے لوگ نکل آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ایک جماعت بنائی جس کا نام اُمّت مسلمہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام فرمانبرداروں اور کام کرنیوالوں کو لے کر دُنیا میں نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کے اس بگاڑ کا مقابلہ کیا وہ آگ جو دُنیا میں لگی ہوئی تھی۔ جو ساری انسانیت کو بھسم کرتی جارہی تھی اس کو بجھانے کے لیے اپنی چھوٹی سی جماعت کو جھونک دیا، اور اللہ تعالےٰ کے وہ بندے بے سوچے سمجھے مخلصانہ انداز میں اس میں کود پڑے انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی پرواہ نہیں اگر ہماری زندگی ہے تو پھر کھاپی لیں گے اور اپنے اپنے کاروبار کو دیکھ لیں گے۔ اسوقت ہم اس کے سوا کچھ نہیں کریں گے اس وقت پوری کی پوری دُنیا ہلاکت کے گڑھے کی طرف جارہی تھی اور بالکل قریب پہنچ چکی تھی جس کو اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا

تم جہنم کے گڑھے کے بالکل کنارے پر پہنچ گئے تھے اور بس گرا جاتے تھے ایک قدم آگے بڑھ جاتے تو جہنم کی بالکل تہہ اور گہرائی میں پہنچ جاتے لیکن ایسی حالت میں یہ جماعت سامنے آگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس جماعت سے کام لینا شروع کیا۔ یہانتک

www.abulhasanalinadwi.org

کہ یہ حضرات ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے اور مدینہ طیبہ میں انصار حضرات جو مسلمان ہو گئے تھے۔ اُن کے ساتھ مل گئے اب ان دونوں حضرات، مہاجرین و انصار دونوں نے مل کر اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کا بیڑہ اُٹھایا اور کام کرنا شروع کیا اس وقت کچھ عرصہ کے بعد جب مسلمانوں کو سانس لینے کا موقع ملا اور اسلام کو ترقی ہونی شروع ہوگئی اور لوگ اسلام قبول کرنے لگے تو حضرات انصارؓ جو وہاں کے اصلی باشندے تھے وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے دل میں یہ آیا کہ ہم بہت دن سے اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنے آپ کو بالکل قربان کر دیا ہے۔ اپنے کاروبار وغیرہ سب کو مٹا دیا ہے تو ذرا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر چھٹی لیں اور اپنے کاروبار کو دیکھ لیں کچھ دن دکانیں وغیرہ کھولیں گے دکان جب چلنے لگے گی کاروبار جب سنبھل جائے گا تو اس کے بعد ہم پھر حاضر ہو جائیں گے۔ ہم مستقل چھٹی نہیں لیتے دین کی خدمت سے ہم دستبردار نہیں ہوتے ہم صرف تھوڑے دنوں کی چھٹی لیتے ہیں اس کے بعد ہم حاضر ہیں ہمیں کوئی عذر نہیں ہے۔ قسطنطنیہ (استنبول کا دارالخلافہ) کا محاصرہ ہو رہا تھا۔ اسلامی فوج اُس کے دروازے پر پڑی ہوئی تھی برابر جنگ جاری تھی فیصلہ نہیں ہوتا تھا کہ ایک مرتبہ عین لڑائی میں مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک آدمی نکلا اُس پر اس وقت ایسا شجاعت کا جذبہ غالب ہوا کہ وہ عیسائیوں کی فوج کی صفیں چیرتا پھاڑتا ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچا۔ جدھر

اس کی تلوار چمکتی بادل کی طرح لوگ پھٹ جاتے کسی نے دیکھا واد دی کچھ صاحب کہنے لگے کہ دیکھو یہ اللہ کا بندہ خودکشی کررہا ہے یہ بالکل خدا کے حکم کے خلاف کررہا ہے یہ اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے خواہ مخواہ کیا ضرورت ہے اسکو اس طرح جان دینے کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے کہ ایک آدمی ہزاروں کے مجمع میں گھس جاتے اور آدمیوں کے بیچ میں کود پڑے۔ یہ نہیں چاہیئے پھر اُن صاحب نے یہ آیت پڑھی:۔

وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۔

کہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

سیدنا حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان رہ چکے تھے جو بڑے جلیل القدر صحابی اور عالم دین تھے۔ وہ بے چین ہوگئے کہنے لگے لوگو! اس آیت کا مطلب ہم سے پوچھو یہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں تم بالکل اس کے غلط معنی لے رہے ہو۔ یہ آیت اُس وقت نازل ہوئی کہ ہم انصاری حضرات جو باغوں کے مالک تھے اور تجارت جن کا پیشہ تھا ہم لوگ جو مدینہ طیبہ میں رہتے تھے کچھ عرصہ گزر جانے کے بعد جب اسلام کی ترقی کا دور شروع ہوگیا تو ہم نے یہ خیال کیا اور ہمارے میں یہ بات آئی اور

www.abulhasanalinadwi.org

اور مشورہ کیا کہ اب اسلام کی خدمت کرنے والے بہت ہوگئے ہیں۔ اب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دن کی چھٹی لے لیں۔ آپؐ بڑے شفیق ہیں آپؐ ہمیں چھٹی دے دیں گے ہم عرض کریں گے کہ ہمیں ہوش نہیں تھا سو لئے دینِ اسلام کے ہم اسی لیے جان ہتھیلی پر لیے پھرتے تھے اب اللہ کا شکر ہے کوئی قریبی خطرہ نہیں ہے اس لیے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دنوں کی چھٹی لے لیں اپنے ذاتی کاروبار سنبھال لیں اور ایک حد تک پہنچانے کے بعد ہم پھر حاضر ہو جائیں گے اور خدمت کریں گے بس اس خیال کا ہمارے دل میں آنا تھا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آیت نازل کردی:۔

"وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ" اے اللہ کے بندو! کیا سوچ رہے ہو کیا اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا چاہتے ہو دیکھو اس وقت اپنی دکان کو نہ دیکھو ایمان کی دکان دیکھو۔ ایمان کے سودے کو دیکھو اس وقت اپنی جان کو نہ دیکھو اس وقت انسانوں کی جان کو دیکھو کہ یہ کروڑوں انسان جو اس وقت دنیا میں بستے ہیں سب کفر کے خطرے میں ہیں اور سب خطرے میں ہیں اس بات کے کہ بغیر ایمان کے اٹھ جائیں اور قیامت میں جہنم کی آگ میں ہزاروں لاکھوں کروڑوں برس تک جلتے رہیں۔ ایسی حالت میں تم کو اپنی جان کو دیکھنا اپنے مال کو دیکھنا اپنے کاروبار کو دیکھنا جائز نہیں تم اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا چاہتے ہو ہلاکت کے غار میں کودنا چاہتے

www.abulhasanalinadwi.org

ہو تو تمہی نہیں کو دو گے بلکہ ساری دنیا تمہارے ساتھ اس ہلاکت کے غار میں گر جائے گی اور پھر انسانیت کے لیے اور کوئی وقت نہیں آئے گا۔ تم انسانیت کا آخری سہارا ہو سینکڑوں برس سے تمہاری جماعت کا آسمان کو انتظار تھا۔ فرشتوں کو انتظار تھا سارے انسانوں کو انتظار تھا ساری دنیا کو انتظار تھا کہ ایک جماعت ایسی آئے مخلصوں کی جان بازوں کی، دیوانوں کی۔ جو اپنے مال کی اپنے کاروبار کی دکان کی پروا نہ کرے اور انسانیت کو صحیح راستے پر لگانے کے لیے اپنی ہر چیز کو خطرے میں ڈال دے۔ اب تم باغوں کو دیکھتے ہو۔ دیکھو! اگر یہ باغ تمہارے اجڑ جائیں گے تو تمہارا کیا نقصان ہوگا چند درخت سوکھ جائیں گے اور چند سو روپے کا نقصان ہوگا ایک انسان کا باغ ہے یا ایک خاندان کا باغ ہے لیکن اگر تم نے اس وقت پہلو تہی کی اور تم انسانیت کے مسئلے کو بھول گئے اور اپنے مسئلے کو دیکھا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ انسانوں کی ہدایت صدیوں کے لیے اور شاید ہزاروں برس کے لیے ملتوی ہو جائے یہ وقت روز روز نہیں آتا حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد آج پانچ چھ سو برس کے بعد یہ وقت آیا ہے یہ وقت ہے اپنے مسئلے سے آنکھ بند کر لینے کا اور انسانیت کے مسئلے پر پہنچنے کا ہم اس خیال سے باز آئے ہم نے توبہ کی اور اور ہم نے کہا ہم نے کچھ نہیں کرنا ہے ہمیں حضور علیہ السلام جیسا حکم کریں گے ویسا ہی ہم کریں گے چنانچہ انہی مہاجرین و انصار نے عرض کیا یا رسول

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ! اگر آپ کہیں ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں اگر آپ کہیں ذیب سے پرے سرے تک ہم بھاگتے چلے جائیں. گھوڑے دوڑاتے چلے جائیں آپ جو کہیں اُسے ہم کرنے کو تیار ہیں۔ کیا نتیجہ ہوا اس کا دستور اک دنیا میں ایمان وہدایت کی ہوا چلی ۔ ایمان وہدایت کی ہوا نہیں آندھی چلی آندھی چلی اتنے زور سے آندھی چلی کہ دنیا میں کوئی درخت ایسا نہ تھا کہ جس کا پتہ ایک بار ہل نہ گیا ہو. اور اس سے مردہ زندہ ہو گئے ہوں وہ ایسی باد بہاری تھی ایسی زندگی بخشنے والی ہوا تھی ویسا ٹھنڈا جانفزا جھونکا تھا کہ اس سے دنیا میں جان پڑ گئی ساری دنیا میں اس مردہ انسانیت میں جان پڑ گئی وہ دنیا جو شر کی طرف بگٹٹ بھاگی جارہی تھی سرپٹ دوڑ رہی تھی اور کوئی گھڑی تھی کہ وہ اس میں جا پڑتی اس کا رُخ شر سے خیر کی طرف، کفر سے ایمان کی طرف، مادیت سے اطاعت کی طرف اور اللہ تعالے کے بغض سے اور اللہ تعالے کے مغضوب ہونے سے محبوبیت اور مقبولیت کی طرف ہو گیا ان کی ان کوششوں کا نتیجہ کیا ہوا کہ اللہ تعالے کی نگاہِ کرم انسانیت پر دوبارہ ہو گئی اور اللہ نے انسانوں کو دوبارہ ہدایت دینے کا اور ترقی دینے کا اور انسانوں کو روحانی کمالات سے مالا مال کرنے کا فیصلہ فرمایا وہ انسانی نسل جس میں سانپ بچھو پیدا ہو رہے تھے مائیں سانپ اور بچھو جنم دے رہی تھیں بھیڑیئے چیتے اور درندے وغیرہ جن رہی تھیں وہ مائیں جو بندر اور سور جن رہی تھیں وہ مائیں اولیاء اللہ جننے لگیں ۔

www.abulhasanalinadwi.org

وہ مائیں اب بڑے بڑے عالم اور بڑے بڑے عارف اور بڑے بڑے ولی اللہ جننے لگیں یہ ان لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہوا کہ وہ انسانیت جو بالکل بانجھ ہو گئی تھی کہ اس کے اندر خدا کا ایک فرمانبردار بندہ، ایک اپنی ماں کا لال پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جو پیدا ہوتے تھے خونخوار درندے، بدمست، خدا کو بھولنے والے، ظلم کرنے والے آج اسی انسانیت میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں اولیاء اللہ پیدا ہونے لگے۔

اماموں میں سے ایک امام ابو حنیفہؒ کا نام سن لو۔ اولیاء اللہ میں سے ایک سید عبد القادر جیلانیؒ کا نام سن لو اور ایک سیدنا عبد القادر جیلانی نہیں اپنے سے تبے میں تو بے شک بہت بڑے تھے لیکن کونسا ملک ہے کونسا قصبہ ہے کون سا گاؤں ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے پیدا نہ ہوئے ہوں جہاں مردان خدا نہ ہوئے ہوں۔ جہاں بڑے بڑے دانشور درویش پیدا نہ ہوئے ہیں۔ یہ سب اُن حضرات کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ اگر صحابہ کرام اس وقت اپنا باغ دیکھتے اپنی دکان دیکھتے اپنے مسئلے دیکھتے اپنی حکومت دیکھتے اپنی عزت دیکھتے تو انسانیت میں یہ انقلاب دُنیا میں انقلاب نہ آتا اور دُنیا جہاں تھی وہیں کی وہیں رہتی بلکہ روز بروز تباہ ہوتی چلی جاتی اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی طرف سے ساری مخلوق کی طرف سے ان حضرات پر، ان بلند ہمتوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور اُن کی روحوں کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے کہ انہوں نے ہمارے اور آپ کی خاطر اپنی جان کی بازی لگائی اور اپنی اولاد اور اپنے

www.abulhasanalinadwi.org

گھر بار کو اپنے دیس اپنے وطن کو اپنی خواہشات کو اپنے نفس کے تقاضوں کو سب کو انہوں نے بالکل نظر انداز کیا اور بالکل وہ بھول گئے اور کچھ برس تک انہوں نے ایسی محنت کی، ایسی محنت کی کہ ساری یہ دنیا دوبارہ زندہ ہوگئی آج کسی بھی ملک میں چلے جاؤ خدا کے فضل و کرم سے بڑے بڑے عالم، بڑے بڑے زاہد، بڑے بڑے ولی اللہ، بڑے بڑے مدرسے، بڑی بڑی خانقاہیں، بڑے بڑے کتب خانے ملیں گے۔ ہر جگہ اللہ کے نام کا چرچا ہے، اللہ کے راستے کی طرف بلانے والے۔ مسجدیں آباد، کہاں یہ رنگون کہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کا شہر، دیکھو کیسی کیسی خوبصورت مسجدیں، کیسی کیسی وسیع مسجدیں بنی ہوئی ہیں اور کتنے ہزاروں کی تعداد میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ ابھی ہم نے عشاء کی نماز پڑھی اور اس سے پہلے مغرب کی نماز بڑی دھوم دھام سے پڑھی تھی یہ سب نتیجہ ہے ان حضرات کی محنت کا۔ اب آیئے اس کے بعد پھر اسی طریقے سے ان کے جانشین پیدا ہوتے رہے کچھ لوگ اللہ کے بندے سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ہر زمانے میں ایسے رہے ہیں کہ سب کچھ وہ لے سکتے تھے ان کو وزارت مل سکتی تھی، اُن کو حکومت اور ان کو کرسیاں مل سکتی تھیں مگر انہوں نے کہا کہ ہم کو نہیں لینا ہے ہم اپنے نامۂ اعمال میں اپنے لیے ہم صرف خدا کے نیک بندے کمانا چاہتے ہیں انسانیت کی کمائی چاہتے ہیں کہ صرف خدا کے نیک بندے ہمارے حصے میں آئیں۔ ہم ہدایت اور تبلیغ کا کام کریں گے اور ہمیں کسی

www.abulhasanalinadwi.org

سے کوئی سروکار نہیں وہ اللہ کے بندے گھربار چھوڑ کر، اپنی دکان، پلنے مکان اور کارخانے چھوڑ اور تمام ترقیاں جو اُن کو مل سکتی تھیں اُن کو بھول کر اور وہ اس راستے پر دیوانہ وار چل پڑے اور کسی نے کسی ملک کا انتخاب کیا اور وہاں انھوں نے اللہ کا نور پھیلایا اور دین اسلام کی تبلیغ کی اس طریقے سے ہر نسل کے بعد ایک نسل، ہر نسل کے بعد ایک اور نسل آتی رہی چراغ سے چراغ جلتا رہا، ایک برس کا زمانہ ایک مہینے کا زمانہ ایک ہفتے کا زمانہ ایک دن کی مدت بھی ایسی نہیں گزری کہ اس اُمت میں ہدایت کا تبلیغ کا کام کرنے والے دُنیا کے مختلف حصّوں میں نہ رہے ہوں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی مُلک اللہ کی یاد سے اور اللہ تعالیٰ کے پہچاننے والوں سے خالی نہیں اب اس کے بعد یہ سلسلہ چلتے چلتے ہم تک پہنچا۔

دوستو! ایک ایک آدمی ایک ایک مُلک میں چلا جاتا تھا وہ مُلک کے مُلک کو مسلمان کرلیا کرتا تھا۔ حضرت سیّد علی ہمدانیؒ نے ملک کشمیر کے تین دورے کیے ہیں ایک مرتبہ آئے اور ایک جگہ اور ایک شہر میں ٹھہر کر چلے گئے دوسری مرتبہ آئے گاؤں، گاؤں شہر شہر کا دورہ کیا تیسری مرتبہ آئے اور گھر گھر کا دورہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج اس زمانے میں بھی کشمیر میں نوّے فیصدی مسلمانوں کی تعداد ہے یہ ایک شخص سیّد علی ہمدانیؒ کی کرامت ہے ان کی محنت ہے کہ سارا کا سارا ملک مسلمان ہوگیا۔ اور اب لتنے بہت

www.abulhasanalinadwi.org

سے علماء ہیں مدرسے ہیں۔ ایسے پڑھے لکھے لوگ ہیں اور اس میں دولت والے لوگ ہیں لیکن تعداد جو دس برس پہلے تھی وہی تعداد آج غیر مسلموں کی ہے اللہ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس سے بڑھے اور مسلمانوں کی خدانخواستہ تعداد گھٹ جائے، میں نے جو آیت آپ کے سامنے پڑھی:۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكُمْ خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ ۔

یہ پوری تاریخ ہمارے اسلام کی کھلی ہوئی کتاب ہے، ہر وقت ہر دور میں اللہ کے بندے دنیا میں لیے سے تھے انہوں نے تبلیغ اور ہدایت کا کام کیا۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو ان کا جانشین بنایا ہے اب ان کی جگہ پر تم ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تم کیا کر کے دکھاتے ہو تمہارے اسلاف نے تو یہ کر کے دکھایا کہ اٹھارہ آدمی شروع میں آئے ہوں گے ان کی محنت اور خلوص کا نتیجہ ہے کہ آج اٹھارہ لاکھ بیس لاکھ مسلمان ہیں۔ اب یہ بیس لاکھ مسلمان کیا کہتے ہیں کیا ان بیس لاکھ مسلمانوں میں سے چند سو بھی ایسے نہیں ہیں کہ جن کی محنت سے چند سو مسلمان ہو جائیں یا انہی مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو جائے۔

دوستو! یہ رغبت اور آگے بڑھنے کا میدان ہے۔

فِي ذَالِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ۔ اس میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تم تجارت میں ایک دوسرے

www.abulhasanalinadwi.org

سے آگے بڑھ گئے، بیسوں میں آگے بڑھ گئے کیا تیر مارا تم نے وہ لاکھ پتی تھا تم کروڑ پتی بن گئے نہ وہ اپنا سرمایہ قبر میں لے جائیگا نہ تم لے جاؤگے وہ بھی خالی ہاتھ جائے گا تم بھی خالی جاؤگے۔ لیکن کروڑ پتی کو زیادہ صدمہ ہوگا زیادہ حسرت ہوگی۔ لاکھ پتی کو کم ہوگا اور جو ہزاروں کا مالک ہوگا اس کو اس سے کم ہوگا اور سینکڑوں کا جو مالک ہوگا اس کو اس سے کم ہوگا اور جو بے چارہ خالی ہاتھ ہوگا اس کو تو کوئی افسوس نہ ہوگا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ لاکھ سے جو کروڑ بنا رہے ہو وہ حسرت ہی تو بڑھا رہے ہو اور کیا کر رہے ہو۔ حسرت کا سامان کر رہے ہو لیکن اگر تم نے اپنے نامۂ اعمال میں اسلام کی ترقی لکھوائی اور تمہارے حصہ میں کچھ مسلمان آگئے۔ اور اس ملک میں دین پھیلایا تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ تمہارے لیے پھر ایسا انعام ہے کہ یہ دنیا تو اس کی گنجائش ہی نہیں رکھتی یہ تو اس عالم ہی میں دیا جا سکتا ہے، جس وقت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کو خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کو حضرت مولانا محمد الیاسؒ کو جب ان کی محنتوں کا کام اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو دین کی دولت عطا فرمائی جب اُن کے اعمال کا ثواب ملے گا تو دوستو! وہ وقت تماشہ دیکھنے کا ہوگا۔ جب خواجہ اجمیریؒ کو اُن کی نیکیوں کا ثواب ملنے لگے گا جو ان کی محنت اور دعوت کی وجہ سے لوگوں میں پھیلا یعنی جب لاکھوں آدمیوں کی نماز کا ثواب حضرت خواجہ معین الدینؒ کو دیا جائے گا تو سب حیرت زدہ رہ جائیں گے

اسی طرح اور دن کا حال ہوگا۔ مگر ہمارا کیا ہوگا۔ جب پوچھا جائے گا کہ ہم نے ان کو دعوت وتبلیغ کا اتنا بڑا میدان ملا تھا اور ان اللہ کے بندوں نے کچھ نہیں کیا۔ میرے دوستو! یہ دُنیا فانی ہے اس زندگی کی ہر چیز فانی ہے دولت فانی، عزت فانی، حکومت فانی۔ اہل حکومت سُن لیں یہ ان کی حکومتیں جانے والی ہیں، دولت والے سُن لیں کہ دولت ان سے بے وفائی کرنے والی ہے، صحت والے سُن لیں کہ یہ صحت اُن سے منہ موڑنے والی ہے۔ جو چیز باقی رہے گی۔ وہ صرف اللہ کا نام ہے اور اللہ کے راستے میں محنتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے جانفشانی کوشش اور جدوجہد ہے۔ بڑا غنیمت وقت ہے جو گزر رہا ہے اس میں اگر تم نے اپنے کاروبار سے وقت نکال کر کے ہدایت وتبلیغ کا اپنے اندر طریقہ پیدا کیا اور پھر اس کے لیے کوشش کر لی تو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے انعام میں دنیا میں تم کو بہت دے گا۔ اور آخرت میں تم کو جنت عطا فرمائے گا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو تم اس ملک میں رہ نہیں سکتے۔ یہ میں آج سیاسی آدمی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اُس روشنی میں جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر مسلمان کو عطا فرمائی ہے۔ اس روشنی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ملک میں تمہارا رہنا مشکل ہو جائے گا اگر تم نے دین کے لیے خلوص کے ساتھ کام نہ کیا اور جب وہ حالت پیدا ہو گی تو اس وقت نہ تمہاری دکانیں محفوظ رہیں گی نہ تمہارے کارخانے محفوظ رہیں گے یاد رکھو حفاظت کا سامان اُوپر سے ہوتا ہے کسی ملک میں مسلمانوں کی حفاظت

www.abulhasanalinadwi.org

کا سامان اُوپر سے ہوتا ہے کسی ملک میں مسلمانوں کی حفاظت کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ وہ دین کے لیے جدوجہد کرے اور دین کو اتنا طاقت ور بنائے کہ پھر اللہ تبارک و تعالےٰ اُس قول کی حفاظت اپنی طرف سے فرماتے ان کی نصرت خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر اُن کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا تم اس ملک برما میں کس لیے آئے تم تو اس لیے آئے تھے کہ اِس قوم میں تمہاری محنتوں اور کوششوں سے اولیاء اللہ پیدا ہوں بڑے بڑے عارف اور امام پیدا ہوں بڑے بڑے محدث اور مجتہد پیدا ہوں تم اس لیے آئے کہ جو خدا کا نام نہیں جانتے خدا کے آستانے پہ اُن کے سر جھکیں اور اُن کے دل اللہ کی یاد سے اور اللہ کی معرفت سے روشن ہوں اور اُن کے دماغ اللہ کے لائے ہوئے علوم سے منور ہوں تم اس لیے یہاں آئے تھے کہ ان غریبوں کو جہنم کی آگ سے بچا کر، جنت کی بہاروں، جنت کی رونقوں اور جنت کی نعمتوں کا مستحق بناؤ تم ان سے فائدہ اُٹھانے لگے بجائے اس کے کہ اُن کی جان کو بچاؤ اور اُن کی جھولی بھرو تم اُن کی جھولی سے اپنی جھولی بھرنے لگے تم نے اُن کو گاہک بنا لیا حالانکہ تم اُن کے مبلغ اور گاہک بنا کر بھیجے گئے تھے جو شخص اُستاد بنا کر کے بھیجا گیا مدرسے میں رکھا گیا کہ وہ پڑھائے مدرس ہے وہ اپنے طالب علموں کو گاہک سمجھ لے اور کہے کہ ہمارے لیے کیا لاتے ہو۔ ہمیں کیا دیتے ہو ہمیشہ اُس کی نظر اُن کی جیبوں پر رہے

www.abulhasanalinadwi.org

کہ ان میں کیا ہے ان کے ماں باپ کی جیبوں میں کیا ہے کہ ہم نکال لیں کتنی پستی ہے انسانیت کی اور کتنی تذلیل ہے تم یہاں ان کو گاہک سمجھنے کے لیے نہیں آئے تھے ان کو دینے کے لیے آتے تھے تم یہاں اُن کو ہدایت کا تحفہ دینے نبوت کے علوم عطا کرنے اللہ تعالیٰ کا راستہ بتلانے اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھولنے کے لیے آئے تھے تم یہاں اپنے دھندوں میں پڑ گئے، تجارت میں پڑ گئے تمہیں تجارت سے فرصت نہیں اپنے مکانوں اور کوٹھیوں کے بنانے سے فرصت نہیں اپنے کاروبار کے بڑھانے سے فرصت نہیں اللہ تعالیٰ نے تم کو اس لیے تو نہیں بھیجا تھا اس سے کوئی بڑی کمائی ہو سکتی ہے۔ میرے دوستو! سچ بتاؤ، اگر ایک گھوڑا تم کو مل جائے تم کتنے خوش ہوتے ہو۔ ایک موٹر تم کو مل جائے کتنے خوش ہوتے ہو حالانکہ ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ پرانی ہو جائے گی بے کار ہو جائے گی انسان جس کو ملے اور ایک انسان نہیں ہزاروں آدمی جس کو ملیں اور اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں۔ ان کی ساری نیکیاں عبادتیں لکھی جائیں ان سے بڑھ کر خوش نصیب کون ہو سکتا ہے؟ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی تجارت سامنے آگئی کہ اس زمانے کا جو سب سے بڑا ساہوکار تھا۔ چاہے مسلمان رہا ہو وہ اپنی تجارت میں زیادہ کامیاب رہا۔ سچ سچ بتاؤ انصاف سے بتاؤ اجمیر میں اس وقت کتنے مسلمان دکاندار ہوں گے ہندو دکاندار ہوں گے؟ دہلی میں ہوں گے غزنی میں ہوں گے اور کابل

www.abulhasanalinadwi.org

میں ہوں گے بغداد اور قاہرہ میں ہوں وہ بڑے بڑے تاجر اپنی تجارت میں کامیاب رہے یا خواجہ معین الدین اجمیریؒ جن کے نامۂ اعمال میں کروڑوں مسلمان لکھے ہوتے ہیں۔ ان کے نامۂ اعمال میں ان سب کی نمازیں لکھی ہوئی ہیں سب تسبیحیں لکھی ہوئی ہیں اور اولیاء اللہ کی ولایت لکھی ہوئی ہے جو ان کے بعد ان کی محنتوں کے نتیجے میں پیدا ہوتے ان کی ساری ولایت اُن کی ساری معرفت، ان کی ساری عبادت اُن کا سارا ذکر ان کی تسبیح، ان کا راتوں کو اُٹھنا ان کا دنوں کو روزہ رکھنا۔ ان کا قرآن شریف کا پڑھنا اُن کا نوافل کا پڑھنا اُن کا سحر کے وقت اُٹھ کر کے اپنے منہ کو آنسوؤں سے دھونا اور آنسو بہانا یہ سب کچھ خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے حصے میں ہے اور اُن کے نامۂ اعمال میں مسلسل لکھا جا رہا ہے۔ بتاؤ کوئی اس سے بڑھ کر کوئی نفع کی تجارت ہے۔ کوئی بتا سکتا ہے؟ اللہ کے بندو! مسلمانو! تم کو اس ملک میں رکھا گیا ہے۔ تمہاری دوہری ذمہ داری ہے۔ جو بدقسمت خدانخواستہ مُرتد ہوگا اُس کا سوال پوری قوم پر ہے اور وہاں ہرگز یہ سوال نہیں آئے گا کہ تم نے مسجد بنائی تھی یا نہیں۔ یاد رکھنا مسجد بنانا بڑے ثواب کا کام ہے مگر ایک مسلمان بھی اس ملک میں مُرتد ہوگیا اگر ایک مسلمان کا بھی اگر عقیدہ خراب ہوگیا اور اس کا ایمان جاتا رہا اس کا سوال آپ سے ہوگا ہرگز یہ بات کام نہیں آئے گی کہ ہم اپنے دینی کاموں میں حصہ لیتے تھے اور ہم اتنی نمازیں پڑھتے تھے اور ہم

www.abulhasanalinadwi.org

فلاں فلاں محفلیں کرتے تھے اور فلاں فلاں جلسے کرتے تھے، اور اسلام کی فلاں فلاں رسمیں ادا کرتے تھے ہرگز یہ جواب نہیں سنا جائے گا۔ پوری قوم سے اس کا سوال ہوگا جو میں نے ابھی بتلایا تھا اور اسی طرح سے یہ جو غیر مسلموں کی اتنی بڑی قوم جو آپ کے چاروں طرف رہتی ہے اس کا سوال بھی اگر اللہ آپ سے کرے تو کچھ بعید نہیں وہ فرما سکتے ہیں کہ ہم نے تم کو موقع دیا تھا اور تم ان سب کو مسلمان کر سکتے تھے۔ تم نے کیا کیا؟

جو آیت میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے:۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ

اور پھر ہم نے تم کو زمین پر جانشین بنایا تمہارے اگلوں کا تاکہ ہم دیکھیں تم کیا عمل کرتے ہو آج اللہ تبارک و تعالٰی نے ہم کو اس زمانے میں پیدا کیا زمانہ بہت نازک بہت خراب لیکن کرنے والے ہر زمانے میں کرتے رہے ہیں جب تلوار سر پر لٹک رہی تھی اور کسی کو اپنی جان کا اطمینان نہیں تھا۔ اور کوئی سانس نہیں لے سکتا تھا۔ پوری دنیائے اسلام میں بڑے بڑے بہادر دبکے پڑے تھے۔ اور بڑے بڑے بادشاہ کونوں میں پڑے ہوئے تھے اور کوئی میدان میں نہیں نکل سکتا تھا اس وقت بھی اللہ کے بندوں نے نہ صرف یہ کہ دوسروں پر تبلیغ کی بلکہ تاتاریوں تک کو مسلمان کر لیا۔ اب میرے دوستو اور بزرگو! آج یہ برما کا ملک ہے ہمارے تمہارے لیے پڑا ہوا ہے۔ اللہ کی

www.abulhasanalinadwi.org

مخلوقات اور انسانوں کا ایک جنگل ہے جو تمہارے حوالے کیا گیا ہے۔ تم جو اس ملک میں لائے گئے ہو یقین کرو کہ تم کھانے پینے کے لئے دکان کرنے کے لیے تجارتوں کو ترقی دینے کے لیے نہیں آئے۔ یاد رکھئے کہ ہمارے سورتی بھائی، ہمارے راندیر کے بھائی، گجرات کے بھائی، بمبئی کے بھائی، ہندوستان کے بھائی، یوپی کے بھائی، پنجاب کے بھائی جو یہاں آئے ہوئے ہیں ہرگز اللہ تعالےٰ نے ان کو اس لیے نہیں بھیجا کہ یہاں آکر صرف کام کریں صرف اپنا بیوپار کریں۔ اور روپیہ کما کر کے یہاں سے چلے جائیں یا یہیں رہیں اور کھاتے پیتے رہیں۔ ہرگز نہیں اللہ تعالیٰ نے تم کو جانشین بنایا ہے اُن نسلوں کا اُن بندوں کا جنھوں نے دُنیا میں ہدایت و تبلیغ کا کام کیا تھا، اور آج اللہ تعالےٰ نے تم کو اتنا بڑا انسانی کارخانہ عطا فرمایا ہے تم کو اس ملک کا غنی بنایا ہے، تم کو اس ملک کی امامت و ہدایت کا کام سونپا گیا ہے۔ اس میں کروڑوں انسان بستے ہیں یہ پونے دو کروڑ انسانوں کی بستی ہے جس کو برما کہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ تم کو دی ہے۔ اور کل آپ سے پوچھا جائے گا کہ :۔

لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ کہ تم نے یہاں کیا کیا؟ یہاں اپنی قوم میں اضافہ کرنے کے لیے بلکہ اللہ کے بندوں کو جہنم کے عذاب سے بچانے کے لیے اور اس جہالت اور اس حیوانیت کی زندگی سے

www.abulhasanalinadwi.org

نکالنے کے لیے اور اللہ کی روشنی اور ہدایت میں داخل کرنے کے لیے ان کو جنت کا مستحق بنانے کے لیے ان پر اللہ کی رحمت کے دروازے کھولنے کے لیے ان کو خدا کا بندۂ مقبول بنانے کے لیے اور ان کو دُنیا و آخرت کے خطرات سے بچانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے تم کو اس ملک میں رکھا ہے اور دُور دُور سے تم کو یہاں بھیجا ہے اور تم تو سمجھتے تھے کہ ہم کمانے جا رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا ارادہ اور اُن کا منشا یہ تھا۔ تم یہاں آکر ہدایت و تبلیغ کا کام کرو۔ آج حالت برعکس ہو رہی ہے کہ اٹھارہ بیس لاکھ کی مسلمانوں کی جو قوم ہے اُسی کے ایمان کے لالے پڑے ہوتے ہیں۔ اُسی میں ارتداد پھیل رہا ہے۔ ہم نے سُنا ہے کہ یہاں بہت سے علاقوں میں رہا ہے۔ لوگ دین سے ہٹتے جا رہے ہیں۔ لوگ بُدھ مت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ مسجدیں چھوڑ کر اور ان سے نکل کر مندروں پگوڈوں میں جا رہے ہیں۔ بدھ مذہب اور عیسائی مذہب اختیار کر رہے ہیں۔ اپنے دین کو بالکل بھولتے جا رہے ہیں۔ آپ پر دوہری ذمہ داری ہے۔ ایک ذمہ داری اپنے بھائیوں کی اس اٹھارہ بیس لاکھ قوم کی اور ایک ذمہ داری اپنے اُن برادرانِ وطن کی جو دہ اور آپ ایک ہی پانی سے پیاس بجھاتے ہیں ایک ہوا میں سانس لیتے ہیں ایک زمین پر چلتے ہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو اس ملک میں رکھا ہے ایک ایک بندے کے متعلق آپ سے سوال ہوگا ایک ایک

www.abulhasanalinadwi.org

مسلمان سے متعلق اللہ تعالیٰ آپ سے سوال کرے گا کہ ہم نے تمہیں یہاں پیدا کیا تھا۔ ہم نے تمہیں وہاں بھیجا تھا ایمان کی دولت نصیب کی تھی۔ کھانے پینے کے لیے پیٹ بھرنے تک کا سامان دیا تھا ہاتھ پاؤں دیئے تھے صحت دی تھی تندرستی دی تھی تم نے کیا حق ادا کیا؟ میرے دوستو! یہ تم ایک دارالامتحان میں ہو تم امتحان گاہ میں ہو۔ آج تم نہیں سمجھ سکتے ہو لیکن کل روزِ قیامت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤ گے جب تم آپؐ کے سامنے آؤ گے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری پیشی ہوگی اور اُس وقت تمہیں معلوم ہوگا اور تم سے حساب ہوگا اِس وقت کا اِس جگہ کا اور یہاں کے انسانوں کا۔ تم سے حساب طلب کیا جائیگا کہ صرف تم اس لیے سمجھے کہ کارخانے قائم کرو آمدنی میں اضافہ کرو اور تمہیں فرصت نہ ہو کسی وقت کمانے سے۔

یہاں جو سب سے بڑی عقلمندی سب سے زیادہ ضروری اور پہلا کام ہے اور اِس وقت جو وقت کا فریضہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہاں دین کے لیے محنت کرلو۔ سب سے بڑی یہاں کی سیاست یہی ہے سب سے بڑی یہاں کی معرفت یہی ہے۔ سب سے بڑی یہاں کی حکمت یہی ہے۔ اس ملک میں ایک مرتبہ سطے کرلو کہ دس بیس برس اسلام کو پھیلانا ہے اور یہاں مسلمانوں کے عقیدے اور اسلام کی حفاظت کرنی ہے اگر آپ کا یہ بسا بدھسٹ اسٹیٹ بن گیا تو تمہاری ذمہ داریاں کتنی بڑھ جاتی ہیں۔ ابھی تک شکر ہے کہ بدھسٹ اسٹیٹ نہیں ہے۔ لیکن اگر خدا

www.abulhasanalinadwi.org

نخواستہ بدعقیدہ اسٹیٹ ہوگیا۔ پھر اگر تم نے اپنے دین کی فکر خود نہ کی اور تم نے اپنے ایمان کو قائم رکھنے کا ارادہ اور فیصلہ نہ کیا اور یہ حالات آ گئے تو تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا اور تم کہیں کے نہ رہوگے۔ ابھی تو خیر حکومت غیر جانبدار ہے۔ غیر متعلق ہے وہ نہ تو حکومت کی طرف سے بدعقیدہ ہے نہ کرسچین نہ مسلمان دین کی حفاظت، اشاعت اور علم کی کوشش یہ سب تمہارے ذمہ ہے تمہارے اوپر فرض اس کا عائد ہوتا ہے تمہارے علاوہ کسی پر اس کا فرض عائد نہیں ہوتا ہے۔ وقت کا فریضہ ہے اگر اللہ نے تمہیں سمجھ دی ہے اور موٹی سمجھ بھی تم رکھتے ہو تو آنکھ کھول کر کے اور ذرا سا غور کر کے اس بات کو سمجھ لو کہ اس ملک میں تمہارا رہنا اسلام کے بغیر ممکن نہیں اس وقت سب سے بڑی عقلمندی اور سب سے بڑی اپنے ساتھ خیر خواہی یہ ہے۔ کہ اسلام کے لیے اسلام کو چمکانے کے لیے اسلام کو پھیلانے کے لیے مسلمانوں کو اپنے دین میں مضبوط کرنے کے لیے اور ان کو سچا اور پکا مسلمان بنانے کے لیے ایک مرتبہ اس کا بیڑہ اٹھاؤ اور ایک بار دیوانہ وار کام میں لگ جاؤ اور اپنے آپ کو جھونک دو کہ یہاں کا ہر کلمہ گو مسلمان پکا اور سچا مسلمان ہو جائے کہ بڑے سے بڑا زلزلہ اور بڑے سے بڑا طوفان اور بڑے سے بڑا بھونچال اس کو اپنی جگہ سے نہ ہلا سکے اس کے لیے کوشش اور سارے ملک میں پھر جاؤ گاؤں گاؤں پھیل جاؤ اور اللہ کا پیغام پہنچاؤ۔ خوب گلے کا اعلان کرو خوب تعلیم کا اعلان کرو خوب

www.abulhasanalinadwi.org

اسلامی تہذیب کو کھل کر بیان کرو کہ اسلامی تہذیب اختیار کرنی چاہیئے اسلامی نام رکھنے چاہیئں شرک اور مشرکانہ رسموں سے ان کو ڈراؤ اور ان سے کہو کہ اس میں مسلمانوں کی موت ہے کہ وہ شرک اختیار کریں اور کسی مشرکانہ تقریب میں اور کسی مشرکانہ رسم کسی مشرکانہ عمل میں شرکت کریں یہ مسلمان کی موت ہے یہ ایسا ہے جیسے کوئی زہر کا پیالہ پی لے بلکہ اس سے زیادہ خطرناک بات ہے۔ شرک کی نفرت ان کے دل میں بٹھا دو بت پرستی کی نفرت ان کے دل میں بٹھا دو۔ شرک سے وحشت، کفر سے وحشت ان کے دل میں بٹھا دو۔ اگر تم نے اس میں غفلت کی تو یاد رکھو میرے بھائیو! میں شاید اس وقت ہوں تمہیں یاد دلانے والا اور شاید ریکارڈ وجود ہو یا نہ ہو لیکن جو تم میں سے غور سے سنے گا وہ میری باتیں یاد کریں گے میں کوئی صاحب فراست آدمی نہیں ہوں۔ میں کوئی روشن ضمیر آدمی نہیں ہوں جن کو مثلاً دس برس پہلے اللہ کی طرف سے کوئی بات دکھائی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات اتنی موٹی ہے اتنی کھلی ہوئی ہے جیسے کوئی بارش دیکھے، کہ ٹک سے ہوا ٹھنڈی چلے اور وہ کہے کہ بارش آنے والی ہے اور پانی برسنے والا ہے اور پانی برس جاتے تو اس کو کوئی ولی نہیں مانتا یہ تو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ بارش آنے والی ہے۔ اس طریقے سے میں آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ بہت سخت دن آنے والے ہیں خدا کے لیے اس وقت اپنے کاروبار کو اتنی

www.abulhasanalinadwi.org

اہمیت نہ دو جتنی اہمیت دیتے رہے ہو اس وقت دین کے لیے کچھ کر لو ایک مرتبہ برما کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک اسلامی تہذیب دینداری اور توحید کا صور پھونک دو ایک ایک مسلمان کو اچھی طرح باخبر کر دو کہ یہ دین اور یہ ایمان ہے یہ کفر ہے یہ شرک ہے، شرک کی نفرت مسلمانوں اور ان کے بچوں کے دل میں بٹھا دو، بچوں کی تعلیم کا انتظام کرو اور گاؤں میں ایسے گاؤں میں جس کا نام بھی کبھی نہ سنا ہو، اس کے ایک کنارے پر جو جھونپڑا ہے کسی برمی مسلمان کا جو اردو کا ایک لفظ بھی نہیں جانتا وہاں پر بھی پہنچو اس کے جھونپڑے میں جا کر اس کے قدم پکڑ لو اور اس سے کہو کہ اللہ کے بندے تو مسلمان ہے مسلمان زندہ رہ اور مسلمان مر۔ اس کو ایسا کر دو کہ ارتداد اس کی طرف رُخ بھی نہ کر سکے جیسے کہ وہ کسی لوہے کے قلعے میں محفوظ ہو جائے اس طرح اُسے محفوظ کر دو اس کام کی فرصت ہے معلوم نہیں کب تک فرصت ہے لیکن ابھی کچھ فرصت ہے اب اگر تم نے اس سے فائدہ اُٹھایا اور کچھ کام کر لیا تو انشاء اللہ تعالےٰ، اللہ تبارک و تعالےٰ کی طرف سے اس دین کی بقا کی صورت یہاں باقی رہے بلکہ ترقی کرنے اور پھیلنے کا فیصلہ ہو جائے گا اور اس وجہ سے وہ تمہارے کاروبار تمہاری عورتوں تمہارے بچوں کو محفوظ کر دے گا اور تمہیں سرفراز اور سربلند کرے گا۔ اور تمہیں اس ملک میں عزت دے گا اور کچھ تعجب نہیں کہ تم کو اللہ اس

www.abulhasanalinadwi.org

ملک کے انتظام کی ذمہ داری تمہارے ہاتھوں میں سونپ دے اس لیے کہ یہ حکومتیں اور اقتدار اللہ کے دین کی محنت کے قدموں کی خاک ہے دیکھو! اللہ کے بندوں نے کچھ دن محنت کی تھی۔ بدر، احد اور تبلیغ کے میدانوں میں اس کا کیا نتیجہ ہوا؟ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے جانشینوں اور اولاد میں ایک شخص پیدا ہوتا ہے جس کا نام ہے ہارون الرشید آپ نے اس کا نام سنا ہوگا بہت مشہور خلیفہ ہے اس کی سلطنت کا حال میں تمہیں بتلاتا ہوں۔ ایک مرتبہ وہ بغداد میں بیٹھا ہوا تھا۔ بادل کا ایک ٹکڑا اس کے سر کے اوپر سے گزرا وہ کسی طرف جارہا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر کہا اے بادل! چاہے تو مشرق میں جا۔ چاہے مغرب میں جا۔ جہاں تیرا جی چاہے وہاں جا۔ جہاں تیرا جی چاہے برس لیکن تیرے برسنے کا جو نتیجہ ہے یعنی کھیتی اور دانہ وہ تو میرے قدموں ہی میں آئے گا جہاں تیرے جی میں آئے وہاں جا کر برس جا میں تجھ سے نہیں کہتا کہ تو بغداد ہی میں برس جہاں تیری پہنچ ہے تو وہاں چلا جا اور وہاں جا کر برس جا، مگر تیرے برسنے سے جو کھیتی پیدا ہوگی وہ یہیں آئے گی یہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے محنت کرنے کا ایک بہت ہی معمولی اور حقیر سا فائدہ اور اس کا پھل ہے حقیقی فائدہ نہیں حقیقی فائدہ تو وہیں (آخرت میں) جا کر ملے گا۔

ایک اور بات مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں یوں سمجھ لیجئے کہ جیسے زمین جوتی جاتی ہے کھیتی کی جاتی ہے گیہوں کے لیے مگر گندم،

www.abulhasanalinadwi.org

سے پہلے کچھ گھاس اُگ آتی ہے وہ گھاس گھوڑے اور جانوروں کے کام آتی ہے ایسے ہی بنو عباس بنو اُمیہ کی حکومتیں اُن کی فتوحات تھیں۔ (میں خلافتِ راشدہ کو نہیں کہہ رہا) اور ساری دُنیا میں جو اُن کا ڈنکا بج رہا تھا۔ وہ اس کھیتی کی گھاس تھی۔ دنیا میں اِس مقصد کے لیے کام نہیں کرتا مگر گھاس کو کوئی جلاتا بھی نہیں وہ مویشیوں کے کام آتی ہے۔

اسی طریقے سے سمجھئے کہ اُن حضرات نے ہدایت کے لیے محنت کی تھی۔ گھاس اور خس و خاشاک کے طور پر پیدا ہو گئیں تھیں حکومتیں۔ میرے دوستو! اُمتِ محمدیہ میں تم نے محنت کری کاش کہ اُمت کے ہر فرد میں یہ آواز پہنچے اور ہر آدمی کی زبان سے تم یہی پیغام سنتے اس وقت کرنے کا کام یہی ہے میں تم سے سچ کہتا ہوں اگر میرے بس میں ہوتا میں کوئی بڑی بات نہیں کہہ رہا اگر میرے بس میں ہوتا تو میں چند مہینوں کے لیے نہیں دو چار سال کے لیے تمہاری ساری دکانوں کو تالا لگا دیتا۔ سیل کر دیتا اور سارے ملوں کارخانوں کو بند کر دیتا اور سارے آدمیوں کو مکانوں، دکانوں اور کارخانوں سے نکال کر کہتا اِس وقت کام صرف یہ ہے کہ ہدایت اور تبلیغ کے لیے پھیل جاؤ گھر کی پرواہ نہ کرو۔ کھانے کو راشن ملے گا کھا لینا۔ پیٹ بھر لینا اور پہننے کے لیے لتنے جوڑے کپڑے ملیں گے پہن لینا اور اگر کپڑے پھٹ جائیں تو پیوند لگا لینا اور اگر کھانا پورا نہ ہو تو فاقے کر لینا مگر دس برس تک صرف تبلیغ کا کام کرنا پھر دیکھنا کیسے کام ہوتا ہے تم نے دیکھا

www.abulhasanalinadwi.org

ہوگا ریل کی پٹڑی پر ایک ٹرالی چلتی ہے لائن کی جانچ لینے اور پٹڑی دیکھنے کے لیے کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں اب تو خیر بجلی کی بھی چلنے لگی ہے اب بھی ہمارے ہاں انڈیا میں وہی پرانی چلتی ہے کہ اس میں کچھ دیکھ بھال کرنے والے آفیسرز اور قلی بیٹھے ہوتے ہیں تو قلی آتھ کر اس کو دھکا دیتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے دھکا دیتے ہیں ایک دو فرلانگ تک چلے جاتے ہیں پھر اس پر سوار ہو جاتے ہیں پھر وہ ٹرالی اُن کو لے جاتی ہے۔ پہلے وہ ٹرالی کو لے جاتے ہیں اس سے دس گنا ٹرالی اُن کو لے جاتی ہے ایسے ہی ایمان کی ٹرالی کو ایک مرتبہ دھکا دے دو پھر ایمان کی ٹرالی سو گنا تک خود لے جائیگی صحابہ کرامؓ نے ایسا دھکا دیا تھا کہ اب تک ٹرالی کے پہیوں میں جان ہے رُکے اب تک نہیں ہیں رفتار ذرا سست ہو گئی ہے اس لیے سست ہو گئی ہے کہ تم نے حکومتوں کا بوجھ ڈال دیا اپنے گناہوں کا بوجھ اس پر ڈال دیا گناہوں کا بوجھ اگر اس پر نہ پڑتا تو اس کی رفتار میں انشاء اللہ کمی نہ ہوتی ایسے ہی اسلام میں ترقی ہوتی چلی جاتی صحابہ کرامؓ کے ایسے بابرکت، ایسے طاقتور اور ایسے مخلص ہاتھ تھے اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں ان پر ہوں جنھوں نے نہ اپنے اولاد کی پرواہ کی نہ وکانوں کی پرواہ کی اور ایک مرتبہ مل کر اسلام کی ٹرالی کو ایسا دھکا دیا کہ ہے۔ صرف ۲۳ برس تک دھکا دینا پڑا تھا۔ تیئس برس کے بدلے میں ۱۴۰۰ برس تو اس وقت ہو چکے ہیں اور جہاں جہاں

www.abulhasanalinadwi.org

ان کے قدم گئے آج تک اسلام وہاں غالب ہے جہاں صحابہ کرامؓ سے بابرکت قدم پہنچے وہاں کی تو فضا بدل گئی، ہوا بدل گئی، موسم بدل گیا، تہذیب بدل گئی سب زمین و آسمان بدل گئے۔ میرے دوستو! کیا یہ عقلمندی کی بات نہیں کہ ٹرالی کو ہل کر دھکا دے دو۔ خدا کی راہ میں سب مل کر یہ کام کر گزرو، ذرا ہاتھ ہلا دو تھوڑا سا اٹھ کر دھکا دیدو۔ اگر ان کافروں پر محنت کرو تو یہ انگلی کے اشارے پر چلنے کے لیے تیار ہیں مگر تم تیار نہیں۔ یہ کتنے ظلم کی بات ہے کہ اس پر بھی تم بیٹھے رہو اور تم سے اتنا نہ ہو سکے کہ تھوڑا سا اٹھ کر اس کو دھکا دے کر کے آگے چلا دو بس تھوڑا سا دھکا دینے کی ضرورت ہے، پھر شوق سے اس پر بیٹھو تم کو خود ہی یہ لیے چلی جائے گی۔ ہوا کی طرح لے جائے گی۔ انشاء اللہ بس تم سے یہی کہنا ہے اور کچھ نہیں کہنا۔ تمہارے ملک کا بہت ہی نازک مسئلہ ہے۔ اس وقت اگر سمجھو تو کوئی مسئلہ نہیں سارے اختلافات ختم کر دو۔ جتنی جماعتیں ہیں ان سب کا اس وقت اختلاف کرنا حرام ہے ذرا تجارت پر بریک لگاؤ اور اس پر کنٹرول قائم کرو اور وقت نکالو اور اپنے وقت کا نکالنا فرض سمجھو۔ اگر چلے مانگے جائیں چلے دو، ہفتے مانگے جائیں ہفتے دو اگر دن مانگے جائیں دن دو۔ اور ہر شخص یہ طے کرے کہ میں اس ملک کا رہنے والا نہیں ہوں اور برما کو تنا بڑا ملک ہے؟

میرے خیال میں یہ ہندوستان کا دسواں حصہ ہے۔ تم اگر چاہو تو اس طرح پھیل جاؤ کہ کوئی گاؤں، کوئی گھر تم سے نہ بچے، طے کر لو کہ دس برس

www.abulhasanalinadwi.org

کے اندر ایک گھر ایک جھونپڑا بھی چھوڑنا نہیں ہے، ہر جگہ تم پہنچ جاؤ، کوئی جگہ باقی نہ بچے جگہ جگہ اسلام کی آواز اور پیغام پہنچاؤ۔ تمام مسلمانوں میں توحید اور اسلام کی تہذیب پھیلاؤ، ہر جگہ جاکر مسلمان کو پختہ کرو اور غیر مسلم کو نرم کرو، مسلمان موم ہے اس کو تو پختہ کرو اور غیر مسلم لوہا ہے اس کو موم بناؤ۔ آج مسلمان موم ہو رہا ہے موم کی ناک کی طرح ہر طرف مڑنے اور جھکنے کے لیے تیار ہے اس کو تو بنا دو فولاد، اور غیر مسلم جس کا دل لوہے اور پتھر کی طرح ہو رہا ہے اس کو کر دو نرم بس اگر یہ دو کام کرلو کہ مسلمان ہو جاتے فولاد اور غیر مسلم ہو جاتے موم۔ اور جب وہ اسلام قبول کرے اس کو بھی فولاد بنا دو، اب فولاد ہی فولاد ہو اور جہاں فولاد ہی فولاد ہو کس کی مجال ہے کہ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکے فولاد ہی کی آج ساری دنیا میں حکومت ہے۔ یہ لوہے اور فولاد کا زمانہ کہلاتا ہے۔ تم مسلمانوں کو فولاد بنا دو، فولاد بنانے کے لیے پہلے اس کو تپایا جاتا ہے، نرم کیا جاتا ہے۔ پہلے غیر مسلم کو اتنا تپاؤ ایمان کی حرارت میں اس کو اتنا پگھلاؤ کہ وہ نرم پڑ جائے اور اسلام قبول کرکے کفر کو چھوڑ دے اور پھر اس کو اسلام میں مضبوط کردو کہ وہ فولاد بن جائے۔

بس دوستو! کرنے کے یہ دو کام ہیں، تیسرا کام ہماری سمجھ میں اس ملک میں نہیں آیا اگر کوئی سمجھا دے تو ہم سمجھنے کے لیے تیار ہیں مسلمانوں کو اسلام پر پختہ کرنا غیر مسلم کو اسلام کی طرف مائل کرنا دو ہی کام ہیں۔ تیسرا کام نہیں ہے یہ کام اگر تم نے کرلیا تو اپنے اوپر احسان کرو گے

کسی دوسرے پر یا اسلام پہ احسان نہیں۔ اسپین والوں نے یہ
کام نہیں کیا تو کان پکڑ کر نکال دیئے گئے۔ چچا بھتیجے میں لڑائی، ملک کے
دونوں دعویدار عیش میں پڑ گئے، مکانات بنانے لگے۔ مسجد میں ایک
سے ایک بہتر، الحمرا کا ایک قلعہ تعمیر کر دیا۔ مدینۃ الزہراء کے نام سے ایک
پورا شہر تعمیر کر دیا جن کو دیکھ کر آج بھی دنیا میں سیاح دنگ رہ جاتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ چیزیں زندگی کی ضمانت نہیں۔ اسلام کی تبلیغ
کی کوشش نہیں کی، مؤرخ لکھتا ہے کہ اندلس میں اسلام کے زوال کے
اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ تبلیغ کی طرف سے بالکل غافل ہو گئے
تھے وہ یہ بات بھول گئے تھے کہ غیر مسلموں کی اکثریت والے ملک میں
رہتے ہیں جس میں چاروں طرف غیر مسلم عیسائی پھیلے ہوئے ہیں اور وہ
بتیس ۳۲ دانتوں میں ایک زبان ہیں، ان کا تو کام یہ تھا کہ وہ اسلام کو پھیلاتے
اور ایسے حالات پیدا کر دیتے کہ کبھی وہاں سے اسلام کے نکلنے کا سوال
ہی پیدا نہ ہوتا۔ کیا مصر سے اسلام نکلنے کا یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے
وہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، سوڈان سے مسلمانوں کے نکلنے کا سوال
پیدا ہو سکتا ہے؛ ترکی سے اسلام نکلنے کا سوال پیدا ہو سکتا ہے؛ سو
فیصدی اکثریت ہے لیکن اسپین سے نکلنا پڑا کہ چاروں طرف عیسائی
دنیا تھی اور ان اللہ کے بندوں نے ان کو مسلمان بنانے کی کوئی فکر نہیں تھی
اور اپنے ایمان میں کمزور ہوتے چلے گئے عیش نے ان کو روز بروز کمزور کر
کر دیا خود کمزور ہو گئے اور چاروں طرف سے کوئی خبر نہیں لی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ

www.abulhasanalinadwi.org

اللہ کا وعدہ پورا ہوا اور وہ وقت آیا، حکم ہوا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ ہمیں نہ تمہاری مسجدوں کی پرواہ ہے نہ تمہارے قصر حمراء کی پرواہ ہے نہ تمہارے مدینۃ الزہراء کی پرواہ ہے نہ قرطبہ کی پرواہ ہے۔ نہ غرناطہ کی پرواہ ہے نہ بلنسیا کی پرواہ ہے۔ یہاں کیسے کیسے قاری، کیسے کیسے عالم کیسے کیسے حافظ، کیسے کیسے ولی اللہ اور کیسے کیسے محاسب امام اور مجتہد پیدا ہوئے ہیں کسی کی پرواہ نہیں جو زندگی کا قانون ہے تم نے وہ تو کیا ہی نہیں جب یہ نہیں کیا تو:۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ ۝

اللہ کسی کو نعمت دیکر چھینتے نہیں جب تک وہ اپنے کو خود ہی نعمت سے محروم نہ کرے۔ بس میرے دوستو! اس کا مطالبہ ہے یہ کاروبار یہ سارے سامان کاج رہیں گے دکانیں رہیں گی مکان رہیں گے کارخانے رہیں گے، نوکریاں رہیں گی حکومت کی کرسیاں رہیں گی سب کچھ رہے گا کوئی چیز جاتی نہیں ہے اطمینان رکھو بس تھوڑے دن محنت کر لو اور وقت نکالو اور یہاں اسلام کی جڑ مضبوط کر لو اور یہاں اسلام کا دائرہ وسیع کر لو پھر تو یہ ملک تمہارا ملک ہے انشاء اللہ کوئی ڈرنے کی بات نہیں میں صاف یہ تم سے کہتا ہوں یہ تمہارا ملک ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ إِنَّ فِي هٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝ ہم نے زبور کے آسمانی نوشتے میں لکھ دیا ہے اس کا وارث بنانا ہے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اور جس

www.abulhasanalinadwi.org

یہی اعلان ہے اور صلائے عام ہے پیام ہے عبادت کرنے والوں پر پرہیزگاروں کے لیے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان کے لیے خوشخبری ہے وہ اس کے لیے کوشش کریں کوئی بڑی بات نہیں لیکن راستہ اس کا یہ ہے کہ مقصد حکومت نہ ہو۔ ہدایت کے لیے کوشش کرو اس کیمت کے ساتھ گھاس بھی پیدا ہو جائے گی۔ بس میرے دوستو! میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں اور اللہ کو منظور ہوا تو اس کے بعد بھی موقع آئے گا۔ اللہ تعالیٰ تم کو صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ بس بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کسی قوم پر جب فضل فرمانا چاہتا ہے تو اُسے صحیح سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ وہ تمام اختلافات کو بھول کر اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کرنے والا کام کرتا ہے۔ اور جو بُرے کام کرتا ہے اس کی سمجھ ماری جاتی ہے۔ پہلی چیز سلب کی جاتی ہے وہی آخری ہوتی ہے نہ یہ کار کاموں میں الجھ جاتی ہے کرنے والا کام کرتی نہیں پس اگر اللہ تعالیٰ کو بہتری منظور ہے اگر قسمت میں ہے تو انشاء اللہ تم اس میں اپنا وقت صرف کر لوگے، تھوڑی سی محنت کر لوگے اور یہ جو بات میں نے کہی۔ ٹرالی کو تھوڑا سا دھکا دے دو بس تم اور تمہاری نسلیں بھی آرام کریں گی اور تم کو یہ ٹرالی لیے لیے اڑتی پھرے گی۔

وصلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین (ختم شد)

بشکریہ ختم نبوت کراچی
۵ ، فروری ۱۹۸۸ء

تبلیغ و اصلاح کی اہمیّت

قرآن کریم

① اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کرے۔ یہی نجات پانے والے ہیں۔ (پارہ ۴ رکوع ۲)

② تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے۔ تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ (پارہ ۴ رکوع ۳)

احادیث شریفہ

سیّد الکونین رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

① قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تمہیں ضرور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم اور بُرائی سے روکنا) کرتے رہنا ہوگا ورنہ بہت جلد ایسا ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے عذاب بھیجے۔ پھر تم دعائیں کروگے اور قبول نہ ہوں گی۔
(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳۶)

② اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کی بداعمالیوں سے عام لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں فرماتا جب تک کہ عام لوگوں کی یہ حالت نہ ہو جائے کہ اپنے سامنے بُری باتیں دیکھیں اور بُرائی سے منع کرنے پر قدرت کے باوجود منع نہ کریں۔ جب وہ ایسا کرنے لگتے ہیں تو عام و خاص سب پر عذاب آجاتا ہے۔
(مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۳۸)

③ اَمر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرو ورنہ تمہارے اوپر ایک ظالم حاکم مقرر کیا جائے گا جو بڑوں اور عزت مند لوگوں کی عزت نہیں کرے گا اور چھوٹوں اور غریبوں پر رحم نہیں کرے گا اور لوگ اس کے حق میں بددعا بھی کریں گے تو قبول نہ ہوگی۔

④ اُمّت میں فساد کے وقت جو میری ایک سُنّت کو زندہ کرے گا (خود عمل کریگا اور دوسروں کو ترغیب دیگا) اُس کو سو شہیدوں کے برابر ثواب ہوگا۔ (بخاری شریف)

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بعد کہنا و مدد کرنا کہنا اور اطاعت و تعمیل واجب ہے — انتظار کس بات کا ہے ——— موت تاک میں ہے ——— فوری عمل کیجئے — آج کے اعمالِ صالحہ کل قیامت کے دن کام دینگے۔

آج ترقی کیا یہی ہمارا مطلوب ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا۔

اور جب انہیں ہماری کھلی ہوئی نشانیاں سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ کافر ہیں وہ ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ (ہم) دونوں فریقوں میں، مکان کس کا بہتر ہے، اور مجلس کس کی بہتر ہے۔

اور اسی سے ظاہر ہے کہ ہم دونوں میں حق پر کون ہے؟ یہ جاہلی استدلال آج جس زور شور سے پیش کیا جا رہا ہے، پیشتر شاید کبھی نہ ہوا ہو، صرف اہل باطل ہی نہیں بلکہ ان سے مرعوب بہت سے مسلمان بھی مسیحی قوموں، مشرک قوموں، لامذہب قوموں کی مثالیں پیش کر کر کے پکار پکار کر مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں کہ ان کی ترقیاں دیکھو ان کی دولت، حکومت، عظمت، جاہ و ثروت دیکھو، ان کی اقبال مندی پر نظر کرو، اور تم اگر اپنی ترقی اور رفاہ چاہتے ہو تو انہیں کے طریقے اختیار کرو انہیں کی روش پر چلو اور وہی کرو جو یہ "ترقی یافتہ" و "اقبال مند" قومیں کر رہی ہیں...... "ترقی" و "فلاح" نام ہی انہیں دنیا پرست قوموں کی تقلید کا ہے۔

مولانا عبدالماجد دریابادیؒ (تفسیر ماجدی)

صدیقی ٹرسٹ

القادر پرنٹنگ پریس فون ۷۷۲۲۷۲۸۰

www.abulhasanalinadwi.org